بن بلائے دعوتِ ولیمہ میں جانے کا شرعی حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Sar-7858

تاریخ اجراء: 04ذوالقعدۃ1442ھ/04جون2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ دعوت ولیمہ میں بغیر بلائے جانا کیسا ہے اور اگر کوئی چلا جائے تو صاحب خانہ کا اس کو کھانا کھانے سے روکنے کا اختیار ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مخصوص افراد کے لئے کی گئی کھانے کی دعوت میں صاحب خانہ کے بغیر بلائے، کسی شخص کا جانا، ناجائز و گناہ ہے اور اگر کوئی بغیر بلائے دعوت میں آجائے، تو صاحب خانہ کو اختیار ہے چاہے تو اسے کھانا کھانے سے روک دے یا اجازت دیدے۔

البتہ بن بلائے دعوت میں آنے والا اگر اجازت مانگے، تو صاحب خانہ کا اسے اجازت دے دینا حسن اخلاق میں سے ہے اور مستحب عمل ہے، جبکہ دعوت میں شریک ہونے کی وجہ سے حاضرین کو اس سے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے اور اگر اس کی شرکت کی وجہ سے حاضرین کو تکلیف پہنچتی ہے مثلاً اس شخص کی شہرت لوگوں میں اچھی نہیں اور اس کے حاضرین کے پاس بیٹھنے میں حاضرین پر تہمت کا اندیشہ ہے یا یہ آنے والا حاضرین کی کوئی ایسی بات باہر بتا سکتا ہے کہ جسے یہ ناپسند جانتے ہوں (وغیرہ وجوہات کہ جس کی وجہ سے حاضرین کو کوئی خرابی پہنچ سکتی ہو) تو مناسب یہ ہے کہ اسے دعوت میں شرکت کی اجازت نہ دی جائے اور اچھے انداز سے اسے دعوت میں شرکت کرنے سے روک دیا جائے اور اگر روکتے ہوئے اسے کھانے میں کوئی چیز دے کر اسے واپس کیا جائے، تو یہ اچھا عمل ہے۔

بن بلائے دعوت میں شرکت کرنے والے کے بارے حدیث مبارک میں ہے: " عن عبد اللہ بن عمر: قال رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم: "من دعي فلم يجب فقد عصی اللہ ورسولہ، ومن دخل علی غير دعوۃ دخل سارقا وخرج مغيرا " ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ہے نے فرمایا: جس کو دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی اس نے اللہ و رسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم ہے) کی نافرمانی کی اور جو بغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گھسا اور لٹیرا بن کر نکلا۔ (سنن أبي داود، باب ماجاء في اجابة الدعوة، ج 5، ص 569، دار الرسالة العالميه)

صاحب خانہ کو بن بلائے دعوت میں آنے والے کو روکنے اور اجازت دینے کا اختیار ہے اس بارے میں حدیث مبارک میں ہے کہ: "عن أبي مسعود الأنصاري قال: «كان من الأنصار رجل يقال له أبو شعيب، وكان له غلام لحام، فقال: اصنع لي طعاما أدعو رسول الله صلى الله عليه وسلم خامس خمسة فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم خامس خمسة فتبعهم رجل، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: إنك دعوتنا خامس خمسة، وهذا رجل قد تبعنا، فإن شئت أذنت له، وإن شئت تركته. قال: بل أذنت له. "ترجمہ: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ایک انصاری جن کی کنیت ابو شعیب تھی، انہوں نے اپنے کھانا پکانے والے غلام سے کہا، کہ اتنا کھانا پکاؤ جو پانچ شخصوں کے لیے کفایت کرے، میں نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کی مع چار اصحاب کے دعوت کروں گا۔ تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ چار اصحاب کو بلایا، تو (ان کے ہاں دعوت کو جاتے ہوئے) ایک شخص حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ ہو لیے، نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے نے فرمایا: ابو شعیب ہمارے ساتھ یہ شخص چلا آیا، اگر تم چاہو اسے اجازت دو اور چاہو تو نہ اجازت دو، انہوں نے عرض کی، میں نے ان کو اجازت دی۔ (صحيح بخاری، باب الرجل يتكلف الطعام لإخوانه، ج 7، ص 78، مطبعة الكبرى، مصر)

اس حدیث مبارک کی شرح میں علامہ ابو زکریا محي الدین یحیی بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: "ففيه أن المدعو إذا تبعه رجل بغير استدعاء ينبغي له أن لا يأذن له وينهاه وإذا بلغ باب دار صاحب الطعام أعلمه به ليأذن له أو يمنعه وأن صاحب الطعام يستحب له أن يأذن له إن لم يترتب على حضوره مفسدة بأن يؤذي الحاضرين أو يشيع عنهم ما يكرهونه أو يكون جلوسه معهم مزريا بهم لشهرته بالفسق ونحو ذلك فإن خيف من حضوره شيء من هذا لم يأذن له وينبغي أن يتلطف في رده ولو أعطاه شيئا من الطعام إن كان يليق به ليكون ردا جميلا كان حسنا "ترجمہ: اس حدیث مبارک میں یہ ہے کہ دعوت میں بلائے گئے شخص کے ساتھ جب کوئی دوسرا شخص بھی آجائے، تو دعوت میں بلائے گئے فرد کے لئے مناسب یہ ہے کہ اسے اجازت نہ دے اور اسے منع کر دے اور جب دعوت کرنے والے کے دروازے پر

پہنچے تو صاحب خانہ کو اس کے بارے میں بتادے تاکہ وہ اجازت دینا چاہے تو اجازت دے دے یا منع کرنا چاہے، تو منع کردے، اور اس صورت میں صاحب خانہ کا اسے اجازت دے دینا مستحب ہے جبکہ اس شخص کے اس دعوت میں شریک ہونے سے حاضرین کو کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی مثلاً یہ شخص حاضرین کو تکلیف دے گا یا حاضرین کی وہ بات عام کرے گا جسے یہ ناپسند جانتے ہوں یا اس شخص کے فسق کے ساتھ شہرت یا اس طرح کی کسی دوسری خرابی کی وجہ سے ،اس کا حاضرین کے پاس بیٹھنا حاضرین کو عیب زدہ کرتا ہو، البتہ اگر اس کے شریک ہونے میں مذکورہ باتوں میں کسی بات کا خوف ہو تو اس اچانک آنے والے کو اجازت نہ دے اور اسے دعوت میں شرکت کرنے سے روکنے میں نرمی سے کام لے اور اگر کھانے میں، اس شخص کے لائق کوئی چیز دے کر واپس کرتا ہے تاکہ اسے اچھے طریقے سے واپس کیا جائے، تو یہ اچھا عمل ہے۔(شرح النووي على مسلم، ج13، ص208، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

یونہی علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث مبارک کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں: "وفيه أنه ينبغي لمن استؤذن في مثل ذلک أن يأذن للطارئ كما فعل أبو شعيب وذلک من مكارم الأخلاق" ترجمہ: اس حدیث مبارک میں یہ ہے کہ اس طرح جب کسی سے اجازت طلب کی جائے تو اچانک آنے والے کو اجازت دے دی جائے جیسا کہ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے کیا اور ایسا کرنا اچھے اخلاق میں سے ہے۔(فتح الباري لابن حجر، ج9، ص561، دار المعرفه، بيروت)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net